باب۔۳۷

گمشدہ مال (لقطہ)

[جاء أعرابي النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عما يلتقطه فقال عرفها سنة ثم احفظ عفاصها ووكاءها فإن جاء أحد يخبرك بها وإلا فاستنفقها قال يا رسول الله فضالة الغنم قال لك أو لأخيك أو للذئب قال ضالة الإبل فتمعر وجه النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما لك ولها معها حذاؤها وسقاؤها ترد الماء وتأكل الشجر،(رواہ البخاری)]

حدیث۲۲۶۶: ابن کعبؓ نے مجھے بتایا کہ ایک سو دینار کی تھیلی (جو انھیں راستے میں گری ہوئی ملی تھی) کو لے کر میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا (اور پوچھا کہ اس کا مجھے کیا کرنا چاہیے؟)۔ آپؐ نے فرمایا اس کے لیے ایک سال تک مشتہر کرو۔۔۔میں نے دوسرے اور تیسرے سال بھی یہی کیا۔(کوئی نہ پہنچا)۔ تو آپؐ نے فرمایا، اس تھیلی کی تمام شناخت اور درہم کی گنتی یاد رکھو۔ مالک آجائے تو خیر، ورنہ اس سے فائدہ اٹھالینا۔۔۔آخر کار میں نے اس سے فائدہ ہی اٹھایا۔ راوی: سوید بن غفلہؓ۔

حدیث۲۲۶۷: ایک عرب بدو نے حضورؐ کی خدمت میں پہنچ کر گری پڑی چیز پانے سے متعلق دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا، اس کے لیے ایک سال تک اعلان کرو۔ اس تھیلی کی مکمل شناخت کو یاد رکھو۔ ایک سال تک اس کا مالک آجائے تو خیر، ورنہ اس کو خرچ کرلینا۔۔۔ پھر اس بدو نے گم شدہ بکری سے متعلق سوال کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، یہ تیرے لیے، تیرے بھائی کے لیے یا پھر کسی بھیڑیئے کے لیے ہے۔(یعنی تو اسے کھالے ورنہ بھیڑیا کھالے گا)۔۔۔ پھر اس نے اونٹ سے متعلق یہی سوال کیا۔ اس پر رسول اکرمؐ کا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا اور فرمایا، تجھے اس سے کیا مطلب؟ اس کے ساتھ اس کا جوتا اور مشک ہے۔ یہ اونٹ تو خود ہی درخت کے پتے کھالے گا اور پانی بھی پی لے گا۔

راوی: زید بن خالد جہنیؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۲۱۷)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۲۶۸، ۲۲۶۹: (گم شدہ رقم، بکری اور اونٹ سے متعلق آنحضرتؐ سے سوال): یہ احادیث اوپر بیان کردہ حدیث کی تکرار ہیں۔ البتہ ان کے آخر میں حضورؐ نے اونٹ سے متعلق یہ بھی فرمایا کہ یہ بالآخر اپنے مالک تک پہنچ بھی جائے گا۔ راوی: زید بن خالدؓ۔

حدیث ۲۲۷۰: نبی اکرمؐ راستے میں گری ہوئی کھجور کے پاس سے گذرے تو آپؐ نے فرمایا "اگر مجھے اندیشہ نہ ہوتا کہ شاید یہ صدقے کی ہو تو میں اسے کھالیتا"۔ راوی: انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۳۹۶ اور ۱۴۰۲)۔

حدیث ۲۲۷۱: جب اللہ تعالیٰ نے مکہ فتح کرا دیا تو اس موقع پر رسول معظمؐ نے لوگوں سے خطاب کیا۔ آپؐ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ، اللہ تعالیٰ نے مکہ کو ہاتھی سے روک دیا اور اپنے رسول اور مومنین کو مسلط کر دیا۔ میرے لیے یہ شہر ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تو تھا لیکن اب یہ کسی کے لیے حلال نہ ہو گا۔۔۔ چناں چہ اس کا شکار نہ بھگایا جائے، اس کا کانٹا نہ اکھیڑا جائے [البتہ عباسؓ کی خواہش پر (اہم گھاس) اذخر کو اکھیڑنے کی اجازت دی گئی]، یہاں کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے مگر مشتہر کرنے والے کے لیے (جائز ہے)، کسی کا کوئی آدمی قتل ہو جائے تو اس کو اختیار ہے کہ دیت لے یا قصاص لے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۰۵، ۱۱۳، ۱۲۶۵، ۱۴۹۲، اور ۱۷۱۷)۔

حدیث ۲۲۷۲: رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی کا جانور اس کی اجازت کے بغیر (دودھ) نہ دوہے۔ کیوں کہ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کر سکتا ہے کہ کوئی اس کے توشہ خانے میں گھس کر اس کا خزانہ توڑے اور اس کا غلہ اٹھا کر لے جائے۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۲۲۷۳: (گم شدہ رقم، بکری اور اونٹ سے متعلق آنحضرتؐ سے سوال): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۶۷ تا ۲۲۶۹۔ راوی: زید بن خالد جہنیؓ۔

حدیث ۲۲۷۴، ۲۲۷۵: میں سلیمان بن ربیعہؓ اور زید بن صوحانؓ کے ساتھ ایک جنگ میں شریک تھا۔ میدانِ جنگ میں مجھے ایک کوڑا (چابک) پڑا ملا۔ میں نے اسے اٹھا لیا اور خیال کیا کہ اس کا مالک مل جائے تو دے دوں گا ورنہ خود استعمال کر لوں گا۔ جنگ کے بعد ہم نے حج کیا اور پھر مدینہ پہنچے تو میں نے ابن کعبؓ سے اس کوڑے کا تذکرہ کیا اور پھر ان سے پوچھا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ اس پر انھوں نے اپنا ایک واقعہ اور آنحضورؐ کا اس سلسلے میں حکم بیان

کیا۔ انھوں نے بتایا کہ مجھے ایک تھیلی راستے میں گری ہوئی ملی۔ اس میں ایک سو دینار تھے۔ اس کو لے کر میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ اس کا مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آپؐ نے فرمایا اس کے لیے ایک سال تک مشتہر کرو۔ میں نے دوسرے اور تیسرے سال بھی اس کے لیے مشتہر کیا، لیکن کوئی نہ پہنچا۔ تو آپؐ نے فرمایا، اس تھیلی کی تمام شناخت اور درہم کی گنتی یاد رکھو۔ مالک آجائے تو خیر، ورنہ اس سے فائدہ اٹھا لینا۔ آخر کار میں نے ہی اس سے فائدہ اٹھایا۔ (حدیث ۲۲۷۵ میں سلمہؓ کا کہنا ہے کہ یہ صحیح یاد نہیں کہ ابن کعبؓ نے ایک سال تک اعلان کرنے کو کہا تھا یا تین سال تک)۔ راوی: سوید بن غفلہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۲۶۶)۔

حدیث ۲۲۷۶: (گم شدہ رقم، بکری اور اونٹ سے متعلق آنحضرتؐ سے سوال): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۲۶۷ تا ۲۲۶۹۔ راوی: زید بن خالدؓ۔

حدیث ۲۲۷۷: میں کہیں جارہا تھا کہ راستے میں اچانک ایک چرواہے پر میری نظر پڑی جو اپنی بکریاں ہانک رہا تھا۔ میں نے چرواہے کو روکا اور اس سے دریافت کیا کہ تم کس کے لیے کام کرتے ہو۔ اس نے قریش کے ایک ایسے شخص کا نام لیا جسے میں جانتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تو میرے لیے کسی بکری سے دودھ دوہ سکے گا؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر اس نے ایک بکری پکڑی اور اس کے تھن اور اپنے ہاتھوں کو دھویا۔ اور دوہتے ہوئے ایک پیالہ دودھ کا نکالا۔ میں اسے لے کر آنحضرتؐ کے پاس پہنچا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! اسے نوش فرمائیں۔ آپؐ نے اسے پیا۔ اور میں بہت خوش ہوا۔ راوی: حضرت ابو بکرؓ۔

Siddiqui Publications

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ سَیِدِنَامُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ بَشَّرَ بِہِ الْمَسِیْح

فَقَالَ

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

Siddiqui Publications